فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا چت لیٹنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: غسل خانہ میں برہنہ حالت میں وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: برہنہ حالت میں وضو درست ہے۔

سوال: اگر وضو یا نماز کے دوران ہوا خارج ہونے کی حاجت ہوئی، مگر اسے دبا لیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ہوا کو خارج نہ ہونے دیا، تو وضو اور نماز دونوں باقی ہیں۔

سوال: کیا اونگھ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اونگھ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: اعضائے وضو میں سے کوئی عضو خشک رہ گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اعضاء خشک نہیں ہوئے، تو خشک رہ جانے والے حصے کو پانی سے تر کر لے اور اگر اعضائے وضو خشک ہو چکے ہیں، تو دوبارہ وضو کرے۔ (مسلم: ۲۴۳)

سوال: ہوا خارج ہوئی، مگر آواز اور بدبو نہیں آئی، کیا حکم ہے؟

جواب: جب ہوا خارج ہونے کا یقین ہو جائے، تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، خواہ آواز یا بدبو نہ بھی آئی۔ مگر جو شخص نفسیاتی مریض ہو اور اسے وہم کی بیماری ہو، اس کے لیے یہ مسئلہ ہے کہ وہ خود کو تب تک باوضو ہی تصور کرے گا، جب تک اسے ہوا خارج ہونے کی بدبو یا

آواز نہ آئے۔

سوال: کیا قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ البتہ نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے والے پر وضو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

(سنن الدّارقطني: 174/1، وسندہٗ حسنٌ)

سوال: دورانِ نماز کسی زخم سے خون نکل آیا، کیا حکم ہے؟

جواب: خون ناقضِ وضو نہیں، خون نکل آئے، تو نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

سوال: ایک شخص کو غالب گمان ہے کہ اس کا وضو ہے، مگر دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید وضو نہ ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب: شک سے یقین کو زائل نہیں کیا جا سکتا۔ گمان غالب کا لحاظ ہوگا، نہ کہ شک کا۔

سوال: نماز جنازہ کے لیے وضو کیا، کیا وہ اسی وضو سے فرض نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، پڑھ سکتا ہے۔

سوال: وضو کی حالت میں اپنی شرمگاہ کو دیکھ لیا، کیا حکم ہے؟

جواب: وضو باقی ہے۔

سوال: کیا غسل کرتے وقت غرارہ کرنا چاہیے؟

جواب: جی ہاں، غسل میں غرارہ ضروری ہے۔

سوال: ناک اور منہ میں کتنی بار پانی ڈالنا ضروری ہے؟

جواب: کم از کم ایک بار اور زیادہ سے زیادہ تین بار۔

سوال: عورت نے سر کی مینڈھیاں بنائی ہوئی ہے، غسل کا کیا طریقہ ہے؟

(جواب): وہ مینڈھیاں نہ کھولے، بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچادے۔

(سوال): ایک تالات میں غیر مسلم غسل کرتے ہیں، اس میں سے غسل کرنا کیسا ہے؟

(جواب): اگر پانی کے طاہر ہونے کا غالب گمان ہے، تو غسل جائز ہے، محض شک یا شبہہ سے پانی پلید نہیں ہوتا۔

(سوال): داڑھ میں کوئی چیز اٹک جائے، کیا غسل ہوجائے گا؟

(جواب): اگر ممکن ہو، تو نکال لینا چاہیے، البتہ غسل درست ہے۔

(سوال): غسل کے وقت عارضی دانت نکالنا ضروری ہے یا نہیں؟

(جواب): عارضی دانت نکالنا ضروری نہیں، بس پانی دانتوں تک پہنچ جانا چاہیے۔

(سوال): روزہ کی حالت میں غسل کرتے وقت کلی کرے یا غرارہ؟

(جواب): اس طرح منہ میں پانی ڈالے کہ پانی اندر جانے کا خدشہ نہ ہو۔

(سوال): پورے جسم پر گندگی لگ جائے، تو کیا غسل واجب ہے؟

(جواب): جسم کے بعض یا پورے حصے پر گندگی لگ جائے، تو غسل واجب نہیں ہوتا، گندگی والے حصہ کو دھو لینا کافی ہے۔

(سوال): کیا جنابت کے بعد جب تک پیشاب نہ کرے، پاک نہیں ہوگا؟

(جواب): یہ بات درست نہیں۔ پاکی کے لیے پیشاب کرنا ضروری نہیں۔

(سوال): دانتوں میں لگے کیل کا غسل کے لیے کیا حکم ہے؟

(جواب): غسل درست ہے۔

(سوال): غسل سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے؟

(جواب): وضو اور غسل سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔

سوال: غسل سے پہلے نیت نہ کی، کیا حکم ہے؟

جواب: غسل نہیں ہوگا۔ ہر عمل میں نیت ضروری ہے۔

سوال: وضواور غسل کے لیے پانی کی کیا مقدار ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ ایک مد سے وضوفرماتے اور ایک سے سوا صاع پانی سے غسل فرماتے۔(بخاری:۲۰۱،مسلم:۳۲۵) یادرہے کہ یہ پانی کی کم از کم مقدار ہے،اس سے زائد پانی بھی استعمال کیا جاسکتا ہے،البتہ اسراف نہ کیا جائے۔

سوال: میدان،دریا یا تالات میں ننگے ہوکر نہانا کیسا ہے؟

جواب: قریب کوئی نہ ہو،تو جائز ہے۔

سوال: بند مکان میں برہنہ نہانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: اگر جاگتے ہوئے منی خارج ہو،تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر جوش کے ساتھ منی خارج ہوئی،تو غسل فرض ہے۔

سوال: کیا جماع کے فورابعد غسل ضروری ہے؟

جواب: اگر نماز کا وقت نہ ہو،تو جماع کے فورابعد غسل ضروری نہیں، کچھ تاخیر بھی کی جاسکتی ہے۔

سوال: نیند میں احتلام ہونے ہی والا تھا کہ جاگ آ گئی،کیا غسل واجب ہے؟

جواب: اگر منی خارج نہیں ہوئی،تو غسل نہیں۔

سوال: کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں،عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے۔

(سوال): عورت کی شرمگاہ میں انگلی ڈالی، انزال نہیں ہوا، کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں غسل واجب نہیں۔

(سوال): اگر غسل کے بعد باقی ماندہ منی خارج ہو، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جوش سے نہیں نکلی، تو صرف استنجاء کرلے، دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔

(سوال): ایک عورت جنابت کے فوراً بعد حائضہ ہوگئی، تو کیا وہ غسل جنابت کرے گی؟

(جواب): جی ہاں، وہ غسل کرے گی، کیونکہ اس پر غسل جنابت فرض ہے، حیض سے پاک ہونے کے بعد بھی غسل کرے، ایک واجب غسل دوسرے واجب غسل کو کفایت نہیں کرتا۔

(سوال): کیا زنا کے بعد غسل واجب ہے؟

(جواب): جی ہاں، زنا کے بعد بھی غسل واجب ہے۔

(سوال): اگر شرمگاہ میں دوا لگانے کے لیے اس میں انگلی داخل کی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): غسل واجب نہیں۔

(سوال): نیند سے جاگنے کے بعض عضو خاص پر تری محسوس کی، مگر یقین ہے کہ وہ منی نہیں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں غسل واجب نہیں، صرف استنجا کرلے۔

(سوال): ایک شخص نے بیوی سے ایک سے زائد مرتبہ جماع کیا، غسل کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ایک بیوی سے کئی بار یا کئی بیویوں سے جماع کے بعد ایک ہی غسل کافی ہے۔ (بخاری: ۲۶۸، مسلم: ۳۰۹)

(سوال): جماع کے دوران ذکر کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جماع کے دوران ذکر جائز نہیں۔ البتہ حالت جنابت میں ذکر جائز ہے۔

سوال: لید یا گوبر کی آگ سے کھانا پکانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے اور وہ کھانا پاک ہے۔

سوال: استنجا کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر پانی پاک ہے، تو اس سے وضو جائز ہے۔

سوال: بے نمازی کے بھرے ہوئے پانی سے وضو کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کوئی بدعتی پانی دے، تو اس سے وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے، البتہ اگر اس پانی کی نسبت کسی بدعت کی طرف ہے، تو اس سے پرہیز کرنا چاہیے، کہ اس میں بدعت کی حوصلہ افزائی ہے۔

سوال: غسل واجب ہے، پانی ہے، مگر وہ نجس ہے، پاک پانی موجود نہیں، کیا نجس پانی سے غسل کیا جا سکتا ہے؟

جواب: نجس پانی سے غسل جائز نہیں، جسے پاک پانی نہ ملے، وہ پاکیزہ مٹی سے تیمّم کر لے۔

سوال: سرکاری نہر سے حکومت کی اجازت کے بغیر غسل یا وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: جس نہر میں گٹر گرتا ہو، تو اس سے وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک غلاظت گرنے سے پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ میں سے کچھ تبدیل نہیں ہوتا، پانی پاک ہے، اسے پیا بھی جا سکتا ہے اور اس سے وضو غسل بھی کیا جا سکتا ہے۔

سوال: تالاب میں مچھلی بیٹ کر دے، پانی کا کیا حکم ہے؟

(جواب): پاک ہے۔

(سوال): بارش کا پانی جو گلیوں میں بہتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بارش کا پانی پاک ہے، البتہ اگر اس میں غلاظت ملنے سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ میں سے کچھ بدل جائے، تو ناپاک ہے۔

(سوال): کیا حقہ کا پانی پاک ہے؟

(جواب): حقہ کا پانی پلید نہیں۔

(سوال): حدیث قلتین کیا ہے؟ اور اس کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی کے متعلق سوال ہوا، جس پر جانور اور درندے وارد ہوتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ .

جب پانی دو قلے (مٹکے) ہو، تو (گندگی گرنے سے جب تک اس کا رنگ، بو یا ذائقہ نہ بدلے) ناپاک نہیں ہوتا۔"

(مسند الإمام أحمد : 26/2، سنن أبي داود : 63، واللّفظ لهٗ، سنن النسائي : 52)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۹۲) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۲۴۹) نے صحیح قرار دیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۱۳۲/۱۔۱۳۳) نے امام بخاری و امام مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ امام طبری رحمہ اللہ نے "صحیح" قرار دیا ہے۔

(تهذيب الآثار [مسند ابن عباس] : 736/2)

اس حدیث کو جمہور ائمہ حدیث نے "صحیح" کہا ہے۔

۞ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ علامہ رافعی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

''اکثر محدثین ان دونوں روایات کو صحیح کہتے ہیں، نیز کہتے ہیں کہ عبداللہ اور عبیداللہ دونوں نے یہ حدیث اپنے والد سے بیان کی ہے۔''

(البدر المنیر :409/1)

۞ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''قلتین والی حدیث کے متعلق اکثر اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ حدیث حسن اور قابل حجت ہے۔''

(مجموع الفتاویٰ :41/21)

۞ حافظ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث کے صحیح ہونے کے لیے یہ گواہی کافی ہے کہ زمینی ستاروں کے جیسے محدثین نے اسے صحیح کہا ہے اور اس کے مطابق مذہب بنایا ہے، یہ محدثین قدوہ ہیں اور احکام ومسائل میں انہی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔''

(معالم السنن :36/1)

۞ حافظ ابن مندہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ سند مسلم کی شرط پر ہے۔''

(التلخیص الحبیر لابن حجر :36/1)

۞ امام طحاوی حنفی نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

(شرح معاني الآثار :16/1)

۞ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ حدیث صحیح ثابت ہے، اس میں کوئی ضعف نہیں۔''

(المحلّٰی بالآثار :151/1)

❁ حافظ جوزقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ حدیث حسن ہے۔''

(الأباطيل :321)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ حدیث حسن ثابت ہے۔''

(المجموع شرح المهذب :112/1)

❁ حافظ عبد الحق اشبیلی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

(الأحكام الوسطى :155/1)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔''

(البدر المنير :404/1)

❁ علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث کے متن میں کوئی طعن نہیں، کیونکہ یہ مشہور اور قابل عمل حدیث ہے۔ اس کے رواۃ ثقہ اور عادل ہیں۔ (سند کا) یہ اختلاف موجب ضعف نہیں، کیونکہ اس حدیث کو سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دو بیٹوں عبد اللہ اور عبید اللہ نے ایک ساتھ بیان کیا ہے۔''

(الشافي في شرح مسند الشافعي :80/1)

❁ حافظ ابن دقیق العید رحمہ اللہ نے بھی ''صحیح'' کہا ہے۔

(طبقات الشافعية الكبرىٰ للسّبكي :245/2)

اس کے علاوہ اور کئی اہل علم نے اس حدیث کو قابل حجت قرار دیا ہے۔

سوال: برتن کے بیرونی حصہ پر گندگی لگی ہے، اس میں موجود پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر گندگی پانی میں داخل نہیں ہوئی، تو پانی پاک ہے۔

سوال: مٹکے میں چھپکلی گر کر مرگئی، پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: پانی ناپاک ہے۔

❀ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''ایک چوہیا گھی میں گر کر مرگئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، تو فرمایا: چوہیا اور اس کے آس پاس کا گھی پھینک دیں اور باقی کھالیں۔''

(صحيح البخاري : 235-236-5538-5540)

سوال: اعتراض کیا جاتا ہے کہ عہد نبوی میں بئر بضاعۃ سے وضو کیا جاتا تھا، جبکہ اس میں پلید اشیا گرتی تھیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا ہم بضاعہ نامی کنویں سے وضو کر سکتے ہیں، جبکہ اس میں حیض والے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندگی پھینکی جاتی ہے، فرمایا: پانی پاک ہے، اسے کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی۔''

(مسند الإمام أحمد : 31/3، سنن أبي داود : 66، سنن النّسائي : 326، سنن التّرمذي : 66، وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' (وفی بعض النسخ: حسن صحیح) کہا ہے۔ امام احمد بن حنبل (تہذیب الکمال للمزی: ۵/۴۵) اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۴۷) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ حدیث صحیح ہے، اسے حفاظ نے صحیح قرار دیا ہے۔''

(خلاصة الأحكام :66/1)

۞ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''(بحث وتحقیق کے بعد) جو بات سامنے آئی ہے، وہ یہ ہے کہ یہ حدیث مطلقاً صحیح ہے، جیسا کہ متقدمین ائمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، جن میں امام ترمذی، امام احمد، امام یحییٰ بن معین اور امام حاکم رحمہم اللہ شامل ہیں۔ یہ اس فن کے ائمہ ہیں اور (تحقیق حدیث میں) ان کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔''

(البدر المُنير :387/1)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(تنقيح التّحقيق :15/1)

۞ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

''یہ حدیث عام ہے، بعض پانی اس میں شامل نہیں۔ (مثلاً) وہ پانی، جس (کے رنگ، بو یا ذائقہ) میں نجاست گرنے کی وجہ سے تبدیلی آجائے، تو یہ پانی بالا جماع ناپاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ پانی، جس کی مقدار دو مٹکوں سے کم ہو اور اس میں نجاست مل جائے، جیسا کہ امام شافعی، امام احمد اور کئی دیگر ائمہ رحمہم اللہ کا مؤقف ہے۔ امام مالک اور دیگر کچھ ائمہ رحمہم اللہ کا کہنا ہے کہ حدیث بئر بضاعۃ عام ہے اور اس سے مراد وہ کثیر پانی ہے، جس میں نجاست گرنے سے تغیر نہیں آتا، اسے کوئی چیز پلید نہیں کرتی۔ بئر بضاعۃ بھی ایسا ہی تھا۔ نیز یہ حدیث، حدیث قلتین کے مخالف نہیں ہے، کیونکہ بئر بضاعۃ کا پانی اتنا زیادہ تھا کہ اس میں مذکورہ اشیا گرنے سے کوئی تغیر نہیں آتا تھا۔''

(البدر المُنير :392/1)

۞ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

''بئر بضاعہ والی حدیث سن کر کئی لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ یہ (گندگی وغیرہ پانی میں پھینکنا) لوگوں کی عادت تھی کہ یہ لوگ ایسا جان بوجھ کیا کرتے تھے۔ حالانکہ یہ گمان کسی ذمی یا بت پرست کے بارے میں بھی نہیں کیا جا سکتا، چہ جائیکہ کسی مسلمان کے بارے میں کیا جائے، کیونکہ پہلے اور بعد کے مسلمانوں اور کافروں کی ہمیشہ سے یہ عادت رہی ہے کہ وہ پانی کو نجاستوں سے محفوظ رکھتے تھے، پھر بھلا اس زمانے والوں کہ جو دین کے سب سے اعلی طبقے اور مسلمانوں کی سب سے افضل جماعت سے تعلق رکھتے تھے، کے متعلق یہ گمان کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟ ان علاقوں میں پانی اس سے کہیں اہم اور ضروری چیز تھی کہ وہ پانی سے ایسا سلوک کرتے اور اس کو حقیر جانتے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت کی ہے، جو پانی والی جگہوں پر پیشاب کرے۔ تو اس کا کیا حال ہوگا، جو پانی کے چشموں کو نجاست اور گندگی پھینکنے کی جگہ بنا لے؟ یہ کام صحابہ کرام کی شان کے خلاف ہے۔ دراصل اس گندگی کی وجہ یہ تھی کہ یہ کنواں نشیبی سطح میں واقع تھا اور بارش کی رو گندگی کو رستوں اور ڈھیروں سے بہا کر لے جاتی تھی اور اسے (نشیبی سطح میں موجود) اس کنوئیں میں ڈال دیتی تھی۔ چونکہ کنوئیں میں پانی بہت زیادہ ہوتا تھا، اس لیے ان اشیا کے گرنے سے اس میں تغیر نہیں آتا تھا۔ تو صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا، تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ اس کا پانی پاک ہے یا نجس؟ تو نبی

کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو جواب دیا کہ پانی کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی۔اس سے آپ ﷺ کی مراد کثیر پانی تھا کہ جس کی مقدار اتنی ہی ہو، جو اس کنوئیں کے کثیر پانی کی تھی، کیونکہ سوال اسی (کثیر) پانی کے متعلق ہوا تھا، لہٰذا جواب بھی اسی کے متعلق دیا۔ یہ قلتین والی حدیث کے مخالف بھی نہیں ہے، کیونکہ یہ بات معلوم ہے کہ بئر بضاعہ کا پانی دو قلوں کو پہنچتا تھا، دونوں حدیثیں ایک دوسری کے موافق ہیں، مخالف نہیں۔ خاص کو عام پر مقدم رکھا جاتا ہے، یہ عام کی وضاحت کرتی ہے، نہ کہ اسے منسوخ کرتی ہے۔''(مَعالم السّنن :37/1)

سوال: جس پانی میں بھنگ یا افیون وغیرہ مل جائے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: پانی پاک ہے۔

سوال: مسواک کو تر کرنے کے لیے کسی برتن میں ڈالا، تو اس پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ پانی پاک ہے، اس سے وضو کیا جا سکتا ہے۔

سوال: تازہ پانی کے ہوتے ہوئے، باسی پانی سے وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: حرام پرندے تالاب میں بیٹ کر دیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: تالاب کا پانی پاک ہے۔

سوال: تالاب میں چڑیا گر کر مر گئی، پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: پاک ہے۔

سوال: غیر مسلموں کے برتن سے وضو کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر ظاہری طور پر کوئی نجاست نہ لگی ہو، تو وضو درست ہے۔

سوال: دوائی والے پانی سے وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: وضو درست ہے۔

سوال: تالاب میں سانپ مر گیا، کیا حکم ہے؟

جواب: پانی پاک ہے، کہ اس سے پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہوگا۔

سوال: کنوئیں میں مینڈک مر جائے، تو پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: مینڈک کو باہر نکال دیں، پانی پاک ہے۔

سوال: بکری نے تالاب میں پیشاب کر دیا، کیا حکم ہے؟

جواب: پانی پاک ہے۔

سوال: کچھوا کا کیا حکم ہے؟

جواب: کچھوا حرام ہے، اہل علم اسے خبائث میں شمار کرتے ہیں۔

سوال: خون آلود جانور تالاب میں گرا، پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: پانی پاک ہے۔

سوال: طوائف کے بنائے ہوئے تالاب سے وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: مٹکے میں انسانی خون گر جائے، کیا حکم ہے؟

جواب: پانی پاک ہے، انسان کا خون نجس نہیں۔

سوال: ناپاک پانی سے گوندی ہوئی مٹی سے برتن بنایا، اس میں وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: خشک ہونے کے بعد ناپاک مٹی پاک ہو جاتی ہے، لہٰذا اس برتن کا استعمال جائز ہے۔

سوال: کافر تالاب میں گر گیا، پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: پانی پاک ہے۔

سوال: وضو کر کے نماز پڑھی، بعد میں معلوم ہوا کہ پانی ناپاک تھا، کیا حکم ہے؟

جواب: نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔

سوال: ہاتھی کا جھوٹے پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: پاک ہے۔

سوال: انگریز کا جھوٹا پاک ہے یا نہیں؟

جواب: پاک ہے۔

سوال: سخت سردی میں تیمّم کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر پانی گرم کرنا ممکن نہ ہو اور ٹھنڈے پانی سے مرض کا اندیشہ ہو، تو تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

سوال: اگر نماز کا وقت جا رہا ہو، تو وضو کی بجائے تیمّم کیا جا سکتا ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: جسم پر نجاست لگی ہے، پانی کا استعمال نقصان دہ ہے، کیا تیمّم کرے؟

جواب: نجاست دور کر کے تیمّم کر لے۔

سوال: کیا پتھر یا لکڑی وغیرہ سے تیمّم درست ہے؟

جواب: پتھر یا لکڑی سے تیمّم درست نہیں۔

سوال: پانی موجود نہیں، مٹی ہے، مگر پاک نہیں، کیا کرے؟

جواب: اگر ایسی صورت بن جائے کہ پانی بھی نہیں ہے، پاک مٹی بھی نہیں، تو بغیر

وضواور تیمّم کے نماز پڑھ لے، پلید مٹی سے تیمّم نہ کرے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''انہوں نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار ادھار لیا جو کہ گم ہو گیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تلاش کے لیے بھیجا تو وہ مل گیا۔اسی اثنا میں نماز کا وقت ہو گیا،لیکن ان کے پاس پانی نہ تھا۔انہوں نے اسی طرح بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی تو اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت نازل فرما دی۔''

(صحيح البخاري : 336)

یعنی آیت تیمّم کے نزول سے پہلے پانی نہ ہونے کی صورت میں صحابہ نے نماز ادا کر لی تھی۔گویا ان کے پاس نہ پانی تھا، نہ مٹی، کیونکہ مٹی کے استعمال کی ابھی اجازت نہیں تھی۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

''یہ حدیث دلیل ہے کہ پانی اور مٹی دونوں نہ ملنے کی صورت میں بھی نماز فرض ہوتی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام نے اس موقع پر نماز کو فرض سمجھتے ہوئے ہی اسے ادا کیا تھا۔اگر ایسی حالت میں نماز ممنوع ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اس سے منع فرماتے۔''

(فتح الباري :440/1)

سوال: پانی اتنا تھوڑا ہے کہ مکمل غسل نہیں ہو سکتا، کیا تیمّم کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، تیمّم کر سکتا ہے۔

سوال: وضو اور غسل کے تیمّم میں کیا فرق ہے؟

(جواب): کوئی فرق نہیں۔ وضواور غسل کا تیمّم ایک جیسا ہے۔

(سوال): ایک شخص نے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی، پھر پانی مل گیا، کیا نماز دہرائے گا؟

(جواب): نماز کا اعادہ ضروری نہیں۔

❀ فقہائے سبعہ فرماتے ہیں:

''جس شخص نے تیمّم کر کے نماز ادا کی، پھر نماز کے وقت ہی میں پانی ملا یا وقت گزرنے پر، اس نماز کو دوہرانا ضروری نہیں۔ ہاں! آئندہ کی نمازوں کے لیے وضواور غسل کرنا پڑے گا۔ جنابت اور بے وضو ہونے کے تیمّم کا ایک ہی حکم ہے۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي :232/1، تاريخ ابن عساكر : 250/40، وسندهٗ حسنٌ)

(سوال): ایک شخص سفر پر ہے، اس کے پاس پینے کا پانی ہے، اگر وہ اس سے وضو کرے گا، تو پینے کے لیے پانی نہیں بچے گا، کیا وہ تیمّم کر سکتا ہے؟

(جواب): اگر کہیں سے پانی نہ مل سکے، تو وہ تیمّم کر سکتا ہے۔

(سوال): بخار کی حالت میں تیمّم کرنا کیسا ہے؟

(جواب): اگر بخار اس قدر سخت ہے کہ وضو کرنے سے مرض بڑھنے کا خدشہ ہے اور گرم پانی کا حصول ممکن نہیں، تو تیمّم کر سکتا ہے۔

(سوال): مرض میں تیمّم کی صورت میں مریض کی طبیعت کا اعتبار ہوگا یا ڈاکٹر کا؟

(جواب): مریض کی طبیعت اور ڈاکٹر دونوں کا اعتبار ہوگا۔ اگر ڈاکٹر مشورہ دے کہ مریض کے لیے وضو کرنا نقصان دہ ہے، تو اگر چہ وضو مریض کے لیے گراں نہ ہو، تب بھی تیمّم کر سکتا ہے۔

(سوال): عذر کی بنا پر تیمّم کیا، پھر عذر ختم ہو گیا، تو تیمّم کا کیا حکم ہے؟

(جواب): عذر ختم ہونے پر تیمّم خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔

(سوال): پانی موجود ہے، کیا مصحف کو چھونے کے لیے تیمّم کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): پانی کی موجودگی میں قرآن کو چھونے کے لیے تیمّم جائز نہیں۔

(سوال): دودھ پیتے بچے کے لیے ماں کا غسل نقصان دہ ہو، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر ماں پر غسل واجب ہے، مگر وہ غسل شیر خوار بچے کے لیے نقصان دہ ہے، تو وہ تیمّم کر سکتی ہے۔

(سوال): کیا مٹی کے ڈھیلے سے ایک سے زائد مرتبہ تیمّم کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): کیا چونے سے تیمّم درست ہے؟

(جواب): تیمّم صرف پاک مٹی سے جائز ہے۔ چونا مٹی نہیں۔

قرآن کریم نے پاک مٹی سے تیمّم کا حکم دیا ہے۔

❁ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا، إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ .

''پانی نہ ملے، تو زمین کی مٹی ہمارے لیے طہارت (وضو غسل کا ذریعہ) بنا دی گئی۔''

(صحیح مسلم: 522)

معلوم ہوا کہ صرف پاک مٹی سے تیمّم ہو سکتا ہے۔

(سوال): پانی موجود نہیں، کیا قرآن پکڑنے کے لیے تیمّم جائز ہے؟

(جواب): جی ہاں، جائز ہے۔

(سوال): جنگل میں مویشی چرا رہا ہے، پانی اتنی دور ہے کہ اگر وضو کرنے جائے، تو

مویشی کے گم ہونے کا خطرہ ہے یا کسی کی کھیتی کو کھا جانے کا خطرہ ہے، کیا تیمّم کرسکتا ہے؟

جواب: پانی کی کوئی اور صورت نہ ہو، تو تیمّم کرسکتا ہے۔

سوال: کیا تیمّم والا شخص وضو والے کی امامت کرا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، کرا سکتا ہے۔ تیمّم وضو کے قائم مقام ہے۔

سوال: موزوں پر مسح کا حکم ہے؟

جواب: موزوں پر مسح کرنا جائز اور مشروع ہے۔ اس پر احادیث متواترہ اور اجماع امت دلیل ہیں۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

''حفاظ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے صراحت کی ہے کہ موزوں پر مسح کے بارے میں احادیث متواتر ہے۔''

(فتح الباري :306/1)

❀ امام ابو رجاء قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ (۲۴۰ھ) فرماتے ہیں:

''یہ ائمہ اسلام اور اہل سنت کا اتفاقی و اجماعی عقیدہ ہے کہ......موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔''

(شِعار أصحاب الحديث للحاكم الكبير، ص 30، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

''موزوں پر مسح کے جواز پر اہل علم کا اتفاق ہے۔''

(شرح صحيح البخاري :304/1)

❀ علامہ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ (۶۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''موزوں پر مسح کا انکار صرف بدعتی کرتا ہے، جو مسلمانوں کی جماعت سے

خارج ہے۔ اس مسئلہ میں حجاز وعراق کے فقہا اور محدثین کے مابین کوئی اختلاف نہیں۔ اہل علم کا جم غفیر اس کے جواز کا قائل ہے، جس کا غلطی اور جھوٹ پر جمع ہونا ناممکن ہے۔ وہ جمہور صحابہ، تابعین اور فقہائے مسلمین ہیں۔ موزوں پر مسح کے جواز پر اہل علم کا اتفاق ہے۔''

(الإقناع في مسائل الإجماع :88/1)

(سوال): ایسے بوٹ جو ٹخنوں کے اوپر تک بندھے ہوئے ہیں اور ان کو اتارنا قدرے دشوار ہو، کیا ان پر مسح کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): اگر بوٹ پاک ہیں، تو ان پر مسح کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ انہیں وضو کی حالت میں پہنا ہو۔ یہ موزوں کے قائم مقام ہیں۔

(سوال): مسح کی مدت کیا ہے؟

(جواب): مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات۔ (صحیح مسلم: ۲۷۶) یہ مدت مسح کی ابتدا سے شروع ہوگی۔

(سوال): موزوں یا جرابوں پر مسح کیا اور وضو کی حالت میں انہیں اتار دیا، کیا مسح کی مدت ختم ہو جائے گی؟

(جواب): نہیں۔ اگر حالت وضو میں موزے یا جرابیں اتار دیں اور وضو ٹوٹنے سے پہلے پہلے دوبارہ پہن لیں، تو ان پر مسح جائز ہے۔

(سوال): مسح پاؤں کے کس حصے کا کیا جائے؟

(جواب): پاؤں کے اوپر والے حصہ کا مسح کیا جائے، نیچے والے حصہ کا نہیں۔

(مسند الحميدي : 47، وسندهٗ صحيحٌ)